

جاں ہے بہاے بوسہ، ولے کیوں کہے، ابھی اداٹے شکر کی مجال اور بہت  
 غالب کو جانتا ہے کہ وہ نیم جاں نہیں کہاں ہے ؟ لطف و نوازش  
 یہ کہ اشاروں اور اداؤں

سے حال پوچھ رہے ہیں، لیکن مجھ سے کچھ نہیں کہا، بات کوئی نہیں۔

”لطفِ خاص“ اس لیے کہا کہ حال پوچھنے کا یہ طریقہ محبوب نے صرف شاعر  
 کے لیے مخصوص رکھا، اوروں کے تعلق میں اس سے کام نہیں لیا۔

۳۔ شرح - ہم اپنی ایذا دوستی کے باعث محبوب کے جو روستم کو پسند  
 کرتے ہیں۔ اس کے برعکس محبوب ہمیں عزیز رکھتا ہے اور جو روستم اس پیمانے  
 پر نہیں کرتا کہ ہمارا وجود ہی ختم ہو جائے، اس لیے ظاہر ہے کہ اگر وہ ہم پر مہربان  
 نہیں تو نا مہربان بھی نہیں۔

شعر بہت سہل اور واضح ہے، مثالیں بھی مل جائیں گی کہ شاعروں نے لفظوں  
 کے الٹ پھیر سے بڑے اچھے شعر کہہ لیے، لیکن ایسے شعر کی مثالیں بہت کم نظر  
 آئیں گی کہ صرف دو لفظوں پر پورا مضمون قائم ہے، یعنی ”ستم“ اور ”مہربان“۔ زیادہ  
 سے زیادہ ایک لفظ ”عزیز“ اور شامل کر لیجیے ”جو حقیقت“ بناے شعر نہیں، بلکہ  
 مضمون شعر کا لازمہ ہے۔

۴۔ شرح : دہن کی تنگی لوازمِ حُسن میں سے ہے، مگر شاعروں نے  
 مبالغہ کرتے کرتے محبوب کے دہن کو ایک نقطہ موصوم بنا دیا، بلکہ معدومیت تک  
 پہنچا دیا۔ مرزا نے بھی اس شعر میں شاعروں کے اسی تصور سے کام لیا ہے۔ کہتے  
 ہیں کہ اے محبوب! بوسہ نہ دینے کا بہانہ تو یہ ہو گیا کہ ہمارا منہ ہے نہیں، جو بوسہ  
 دیں۔ لیکن بوسہ نہیں دیتے تو گالی ہی دیجیے، کیونکہ آپ کا منہ معدوم ہے تو زبان  
 تو موجود ہے، اس سے تو کام لیا جاسکتا ہے۔

۵۔ ۶۔ لغات - پشت گرمی : یاوری، مرد، تقویت، بہارا۔ ساتھ۔

مطرب : گانے والا۔